فون نمبر ۹۴
REGD. No. L. 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۹/۱۴ ۴ احسان ۱۳۳۹ ہش ۴ جون سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۱۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳ جون بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی

اس وقت عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت یابی کیلئے خاص دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے متعلق لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تکلیف بڑھ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے پہلے کی نسبت بے چینی زیادہ ہے احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ٹرینوں کے حادثہ میں چھ ہلاک متعدد مجروح

نئی دہلی ۳ جون۔ کل شام کالی گھاٹ ریلوے سٹیشن کے قریب ایک مسافر گاڑی ایک پہلے سے کھڑی مال گاڑی کے پچھلے حصہ سے ٹکرا گئی اس حادثہ میں کم از کم چھ اشخاص ہلاک اور متعدد دوسرے زخمی ہو گئے۔

جاپانی کوہ پیماؤں کی کامیابی

کھٹمنڈو ۳ جون۔ جاپانی کوہ پیماؤں کی پارٹی نے ہمالیہ کی ہماچینی خاص چوٹی سر کر لی ہے۔ یہ چوٹی پچیس ہزار آٹھ سو فٹ بلند ہے۔ اس پارٹی میں دس جاپانی کوہ پیما تھے۔ ان میں سے دو جاپانی ایک ہفتہ پیشتر چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ ابھی تک کامیاب کوہ پیماؤں کے نام ظاہر نہیں کئے گئے۔ اطلاع ملی ہے کہ دو شرپا (قلی) ہلاک ہو گئے ہیں

بنی نوع انسان کی باہمی اخوت اور دنیا بھر کے بھائی چارہ پر ایمان رکھنے کی تلقین

حج کے مبارک موقعہ پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا پیغام

راولپنڈی ۳ جون۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے حج کے موقعہ پر پاکستان کے مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ وہ اسلامی تعلیم کے عین مطابق بنی نوع انسان کی باہمی اخوت اور دنیا بھر کے بھائی چارہ پر ایمان رکھیں۔ اور اپنے عمل سے اس بھائی چارہ کا ثبوت دیں۔ آپ نے اس موقعہ پر ایک پیغام دیا ہے۔ جس میں پاکستان کے مسلمانوں کو یاد دلایا ہے۔ کہ اسلام بنی نوع انسان کے بھائی چارہ کا پیغام دیتا ہے۔ آپ نے مزید کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس میں بھی حضور نے اس امر کو ذہن نشین کرایا تھا۔ کہ تمام بنی نوع انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ چنانچہ حج کا بھی بنیادی مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں کی بین الاقوامی اخوت کو برقرار رکھا جائے (د)

قومی اتحاد کی کمیٹی کو جنرل گرسل کی کابینہ پر پورا اختیار حاصل ہے

کابینہ کمیٹی کے سامنے جوابدہ ہے۔ کمیٹی کے ترجمان کا بیان

انقرہ ۳ جون۔ ترکی کی قومی اتحاد کمیٹی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ قومی اتحادی کمیٹی کو جنرل گرسل کی کابینہ پر پورا اختیار حاصل ہے۔ ترجمان نے کہا فوجی انقلاب کا سارا کام کمیٹی نے انجام دیا تھا۔ لہٰذا کابینہ کمیٹی کے سامنے جواب دہ ہے۔ اور اگر کمیٹی چاہے تو وہ موجودہ عارضی حکومت میں ردو بدل کر سکتی ہے۔ تاہم کمیٹی حکومت میں کسی قسم کی تبدیلی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی — دریں اثنا عدنان مندریز کے عہد اقتدار میں حزب مخالف کے قائد جنرل عصمت انونو نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ ریپبلکن پارٹی کے قائد کی حیثیت سے آئندہ انتخابات میں حصہ لیں گے۔ کل انہوں نے موجودہ وزیر اعظم جنرل جمال گرسل سے ملاقات کی۔ جب ایک اسرائیلی نامہ نگار نے جنرل عصمت انونو سے پوچھا کہ آپ کی ریپبلکن پارٹی خارجہ پالیسی میں کسی تبدیلی کی حامی ہے۔ تو انہوں نے کہا ترکی جس خارجہ پالیسی پر عمل پیرا ہے وہ ہم نے ہی مرتب کی تھی۔ جہاں تک مشرق وسطیٰ کا تعلق ہے ہم اس علاقے میں امن چاہتے ہیں۔ اور اس امن کے لئے مقدور بھر کوشش کرنے سے ہمیں خوشی ہوگی۔

مغربی جرمنی میں فوجیوں کی تعداد

پیرس ۳ جون مغربی جرمنی کے وزیر دفاع مسٹر فرانز جوزف شٹراؤس نے کل رات یہاں بتایا کہ اس وقت مغربی جرمنی کی مسلح افواج دو لاکھ ساٹھ ہزار افراد پر مشتمل ہیں۔ بری فوج میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار۔ فضائیہ میں باسٹھ ہزار ایک سو بحریہ میں ۲۳ ہزار اور علاقائی یونٹوں میں ۱۵ ہزار افراد ہیں۔

سٹیٹ بنک میں عید کی تعطیلات

لاہور ۳ جون۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان اور سارے کلیرنگ بنک چھ اور سات جون کو عید الاضحی کی وجہ سے بند رہیں گے۔

جنوب مشرقی ایشیا میں جنگ کا خطرہ

ماسکو ۳ جون۔ روس نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مغربی نیوگنی میں ہالینڈ نے جو اور فوجیں بھیجی ہیں۔ ان کی وجہ سے جنوب مشرقی ایشیا میں جنگ کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ کل روسی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہالینڈ کی کارروائی سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا میں جو خطرہ پیدا ہو رہا ہے وہ انڈونیشیا کی وجہ سے نہیں بلکہ ہالینڈ کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے۔

— نئی دہلی ۳ جون۔ باوثوق ذرائع کے مطابق بھارتی صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ملکہ الزبتھ کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ جون ۱۹۶۰ء

خلافت علیٰ منہاجِ نبوت

قرآن کریم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

الم تر الی الملا من بنی اسرآئیل من بعد موسیٰ ۔ اذ قالوا لنبی لھم ابعث لنا ملکاً نقاتل فی سبیل اللہ ؕ قال ھل عسیتم ان کتب علیکم القتال الا تقاتلوا ؕ قالوا وما لنا الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا وابنآئنا ؕ فلما کتب علیھم القتال تولوا الا قلیلاً منھم ؕ واللہ علیم بالظلمین ۔ وقال لھم نبیھم ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکاً ؕ قالوا انی یکون لہ الملک علینا ونحن احق بالملک منہ ولم یؤت سعۃً من المال ؕ قال ان اللہ اصطفٰہ علیکم وزادہ بسطۃً فی العلم والجسم ؕ واللہ یؤتی ملکہ من یشآء ؕ واللہ واسع علیم ۔

ترجمہ :۔ (اے مخاطب) کیا تونے (حضرت) موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کو نہیں دیکھا جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارا کوئی بادشاہ مقرر کر دیجئے تاکہ ہم (اس کے ماتحت) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتال کریں۔ (انکے نبی نے) کہا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ اگر قتال تم پر فرض کیا گیا ہو تو تم قتال نہ کرو۔ انہوں (سرداروں) نے کہا کہ ہمارے پاس کیا عذر ہے کہ خدا کی راہ میں ہم نہ لڑیں حالانکہ ہم اپنے وطنوں سے نکالے گئے ہیں اور اپنے بیٹوں سے جُدا کئے گئے (ہیں) پس جب ان پر قتال فرض کیا گیا تو سوا ان میں سے ایک قلیل تعداد کے (سب کے سب) مونہہ موڑ گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور ان کے نبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔ (انہوں نے جواب دیا) کہ اس کے (طالوت) لئے ہم پر کس طرح حکومت (جائز) ہو سکتی ہے اس سے (حکومت) کے تو ہم زیادہ حقدار ہیں حالانکہ اس کو مال و دولت میں فراخی حاصل نہیں۔ (نبی نے) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو تم پر ممتاز کیا ہے اور اسکو علم اور جسم میں زیادہ وسعت عطا کی ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا ملک عطا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ نبوت اور بادشاہت ایک ہی شخصیت میں جمع ہوں۔ یعنی نبی بغیر حکومت کے اور بادشاہ بغیر نبوت کے ہو سکتا ہے۔ اس سے نتیجہ ظاہر ہے کہ جب حکومت نبوت کے ساتھ لازم ملزوم نہیں ہے تو انبیاء علیہم السلام کی خلافت کے ساتھ بھی لازم ملزوم نہیں ہو سکتی۔ ایک نبی کا خلیفہ اپنے نبی کا اسی حد تک جانشین ہو سکتا ہے۔ جس حد تک نبی کی نبوت وسیع ہے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں بیان کیا ہے آنحضرت صلعم چونکہ خاتم النبیین ہیں اور آپ آئندہ قیامت تک کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں اور چونکہ اسلام انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہے اس لئے آپ حکومت کے لئے بھی جو انسانی زندگی کا ایک نہایت اہم پہلو ہے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اس لئے آپ کو حکومت بھی عطا کی گئی تاکہ آپ مسلمانوں کے لئے حکومت کے کاروبار میں بھی اسوۂ حسنہ ہوں اور حکومت کے ایسے اصول اپنے کردار سے قائم کریں جن کو ملحوظ رکھنا ایک مسلمان حاکم کے لئے نہایت ضروری ہے۔ پھر چونکہ آپ کے عہد میں اعداء نے اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار اٹھائی تھی اس لئے بمصداق

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔

یہ ضروری تھا آپ کو حکومت دی جاتی تاکہ تلوار اٹھانے والوں کا تلوار ہی سے قلع قمع کیا جاتا۔ اور آپ کے بعد خلفائے راشدین کو بھی اسلئے حکومت دی گئی کہ وہ سیدنا حضرت خاتم النبیین کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اس مہم کو تکمیل تک پہنچائیں جو تلوار اٹھانے والوں اور دنیوی طاقت سے اسلام کو مٹانے والوں کے خلاف لازماً شروع ہوئی تھی۔

اسلام کو (نعوذ باللہ) مٹانے کے لئے سب سے پہلے قریش نے اور بعض عرب قبائل نے تلوار اٹھائی ابھی ان کا قلع قمع نہیں ہوا تھا کہ اسلام کے خلاف اس وقت کی معلوم دنیا کی دو عظیم طاقتوں نے حملہ کیا۔ ایک مشرقی اور ایک مغربی۔ اسلام ان دونوں زبردست طاقتوں کے درمیان اس طرح آگیا تھا جس طرح اناج چکی کے دو پاٹوں میں آجاتا ہے۔ اس طرح اسلام اس وقت کی مکمل شیطانی طاقتوں کے نرغے میں تھا جو (نعوذ باللہ) اسکو پیس کر رکھ دینا چاہتی تھیں۔

اسلام پر یہ ہمہ گیر حملہ آنحضرت صلعم کے عہد مبارک ہی میں شروع ہوگیا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں یہ وسیع تر ہوگیا اور حضرت فاروق اعظم کے عہد میں یہ اپنے شباب کو پہنچ گیا۔ اگر اس وقت خلافت کے ساتھ حکومت نہ ہوتی تو ان شیطانی بھرپور طاقتوں سے اسلام کو محفوظ رکھنا ناممکن ہو جاتا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد میں ان طاقتوں کے دانت کھٹے کر دئے گئے تھے۔ اور اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمن دبا دئے گئے تھے باقی دو خلفائے راشدین حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے ادوار ایسے تھے کہ ان میں اسلام کی طاقت کا رعب مادی دنیا کے دلوں پر مسلط ہو چکا تھا۔ سندھ سے لے کر شمالی افریقہ تک تمام معلوم دنیا پر مسلمانوں کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ان دونوں دوروں کے درمیان اندرونی خلفشار رونما ہوگیا جس کی بظاہر وجہ تو یہی معلوم ہوتی ہے۔ جو حضرات شیخینؓ کے دوروں میں اسلام کی بنیادی قوت تھی یعنی سیاست۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی خلافت کو جو سیاست کا ہتھیار بوقت ضرورت دیا گیا تھا اب رفتہ رفتہ اس کی ضرورت کم ہوتی جا رہی تھی۔ اب اسلام کے خلاف کوئی اندرونی یا بیرونی حکومتی طاقت کھڑی نہیں رہی تھی اور اسلام ناوارث مٹ جانے کے خطرہ سے باہر ہوگیا تھا۔

آنحضرت صلعم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ سے جو فرمایا تھا کہ جو ردا تم کو پہنائی جائے گی۔ اس کو مت اتارنا۔ اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ امر مقدر تھا کہ آپ کے خلاف ایسی شورش بھی ہوتی جس میں آپ کو اپنی جان کی قربانی دینی پڑتی۔ حضرت علیؓ کے خلاف حضرت معاویہؓ کی بغاوت سے اس قیاس کو اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ آسمان پر پہلے ہی یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اب خلافت کو حکومت کے بارے سبکدوش کر دیا جائے۔ کیونکہ اب دنیا میں کوئی ایسی بڑی کافرانہ طاقت نہیں رہی تھی جو اسلام کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے راستہ میں مزاحم ہو۔ الا ماشاء اللہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت معاویہ کے عہد میں حکومت کی باگ ڈور مکمل طور پر بادشاہی کے ہاتھ میں آچکی تھی اور اسلامی روحانی قوتیں الٰہی تصرف کے ماتحت اپنی تکمیل کے لئے بادشاہت سے بالکل الگ ہو کر میدان میں نکل آئی تھیں اسکے باوجود مسلمان بادشاہوں نے خلافت کا خطاب نہ چھوڑا مگر مسلمانوں نے سوا حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کسی کو خلیفہ راشد تسلیم نہیں کیا۔ اس کی شاید یہ وجہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نہ صرف بادشاہ تھے بلکہ آپ پہلی صدی کے مجدد بھی تھے۔ ہمارے تصور کے مطابق اس میں یہ الٰہی اشارہ مضمر تھا کہ خلافت کا خطاب مسلمان بادشاہوں کے لئے نہیں اور حقیقی خلافت بادشاہت کے ساتھ لازم و ملزوم ہے تمام اسلامی حکومت کے دور میں یہ حقیقت مخفی رہی تاآنکہ ترکی بادشاہ عبدالحمید کے عہد پر آکر خلافت کا ادارہ خود بخود حکومت سے علیحدہ ہوگیا اور ترکوں نے ۱۹۲۴ء میں بادشاہی خلافت کی قبا چاک کر دی

آنحضرت صلعم کی مشہور حدیث میں صدر اول کی خلافت کو خلافت علیٰ منہاج نبوت کہا گیا ہے اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز شامل نہیں ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلافت راشدہ اور خلافت علیٰ منہاج نبوت مترادف اور مماثل ادارے نہیں ہیں۔ یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت تو خلافت راشدہ ہو سکتی ہے۔ لیکن خلافت راشدہ ضروری نہیں کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت بھی ہو۔ پھر شاید خلافت راشدہ کے ساتھ سیاست ضروری ہے۔ لیکن خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ساتھ ضروری نہیں ہے معلوم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ صدر اول کے خلفاء کو تاریخ میں زیادہ تر خلفائے راشدین کہا جاتا ہے حالانکہ ان کی خلافت علیٰ منہاج نبوت بھی تھی۔ مگر چونکہ سیاست کا پہلو نمایاں تھا۔ اسلئے خلافت راشدہ کا لقب زیادہ رواج پا گیا ہے۔ مگر عمر بن عبدالعزیز خلیفہ راشد اس وجہ سے تھے کہ مجددیت کے ساتھ سیاست کی باگ ڈور بھی ان کے ہاتھ میں تھی۔ چونکہ مجددیت کی وجہ سے آپ نے وہی عدل و انصاف کیا اور وہی روحانی اقدار نمایاں کیں جو خلفائے راشدین نے

(باقی صفحہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی بیماری اور جماعت کی ذمہ داری

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کے موجودہ دور پر ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ مگر ابھی تک بیماری میں تخفیف کے کوئی نمایاں آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ بے شک بعض عوارض میں وقتی طور پر افاقہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے لیکن چند دن کے بعد پھر تکلیف اور بے چینی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ اور بحیثیت مجموعی کمزوری بڑھ رہی ہے۔ جو ایک لمبے عرصہ تک صاحب فراش رہنے کا طبعی نتیجہ ہے۔ بے شک بیماری انسان کے جسمانی نظام کا کم و بیش لازمی حصہ ہے جس سے کوئی ابن آدم مستثنیٰ نہیں۔ مگر اس بیماری کا دوسرا پہلو بھی ناگزیر ہے کہ جماعت آجکل حضور کے پُرمعارف خطبات اور مجلسی مذاکرات اور خط و کتابت کے ذریعہ تربیتی اور تبلیغی تحریکات سے عملاً محروم ہے۔ اور اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور مجلس تحریک جدید کے وکلاء صاحبان کے کام کی بھی اس رنگ میں نگرانی نہیں ہو رہی جو حضور اپنی صحت کی حالت میں فرمایا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں جماعتی نقطۂ نگاہ سے شدید خطرات کے پیدا کرنے والی ہیں جس کی طرف سے ایک الٰہی جماعت کو کسی صورت میں غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ بیشک جماعت حضور کی صحت کے لئے بڑے درد والحاح سے دعائیں کر رہی ہے (گو میں کہتا ہوں کہ زرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز) اور سنت نبوی کے ماتحت صدقے بھی کئے جا رہے ہیں۔ مگر جماعت کی ذمہ داری صرف دعاؤں اور صدقات پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اس کا فرض ہے کہ امام کی بیماری کے پیش نظر امام کی نگرانی اور امام کی ہدایات اور امام کی روح پرور تحریکات کی کمی کو جہاں تک ہو سکے۔ مزید جدوجہد اور مزید سعی و کاوش اور مزید قربانی و فدائیت کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اسلام کا سارا نظام تقدیر و تدبیر کی دہری تاروں کی عجیب و غریب آمیزش پر مبنی ہے۔ اس لئے محض تقدیر کے بھروسہ پر بیٹھ رہنا سچے مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔ ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اعقل ثم توکّل

"یعنی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔"

اور اسی حدیث نبوی کی تشریح میں مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ:۔

برتوکّل زانوئے اشتر ببند

پس اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ومتعنا بطول حیاتہ کی موجودہ نازک بیماری پر ایک سال کا طویل عرصہ گزر رہا ہے یہ خاکسار اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں ان کا اجتماعی فرض یاد دلاتے ہوئے عرض کرتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کا یہ دور نازک ہے۔ اور بے حد نازک جب کہ ایک طرف امام کی شدید بیماری ہے اور دوسری طرف دنیا میں غیر معمولی حالات پیدا ہو رہے ہیں اور قومی زندگی کی کشمکش بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے انہیں دعاؤں یعنی زندہ اور تڑپتی ہوئی دعاؤں کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص بلکہ خاص الخاص توجہ دینی چاہیئے:۔

(۱) جماعت کے عقائد اور خیالات کے متعلق جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اور ان غلط فہمیوں نے ہمارے راستہ میں گویا ایک پہاڑ کھڑا کر رکھا ہے۔ انہیں بار بار کی وضاحت اور تکرار اور دلکش تشریح اور محبت اور ہمدردی کے ذریعہ دور کیا جائے۔ اور اس میدان میں ایسے والہانہ رنگ میں کام کیا جائے کہ ہمارے اردگرد کے سیاہ بادل جلد سے جلد چھٹ جائیں۔ اور فضا ہر قسم کے تکدر سے پاک ہو جائے اور خدائی کلمہ کا بول بالا ہو۔ یہ ایک نہایت ضروری فرض ہے جس کے بغیر ہمارے لئے کوئی تسکین نہیں اور نہ کوئی ترقی۔

(۲) افراد جماعت (مردوں اور عورتوں اور نوجوانوں اور بچوں) کی تربیت پر اتنا زور دیا جائے۔ اور ایسی توجہ کی جائے کہ ہر احمدی اسلام اور احمدیت کی تعلیم کا پاک نمونہ بن جائے اور دنیا کو ان کے وجود میں وہ روحانی کشش نظر آئے جو ہمیشہ سے الٰہی جماعتوں کا طرۂ امتیاز رہی ہے۔ دیکھو محض نام کا مسلمان یا نام کا احمدی کہلانا کچھ حقیقت نہیں رکھتا بلکہ نام کا ایمان اور رسمی عمل تو انسان کو خدا کے حضور دہرا مجرم بنا دیتا ہے۔ پس اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کرو جو ایک مومن کو مقناطیس بنا دیتی ہے تاکہ دنیا کی زبانیں پکار اٹھیں اور کرشمہ دامن دل کو کھینچے کہ۔

جا ایں جا است

تم محض منہ کی تبلیغ کے ذریعہ دنیا کے دل فتح نہیں کر سکتے بلکہ دلوں کو فتح کرنے کے لئے تمہارے اندر سچی روحانیت اور خدائے عرش کے ساتھ زندہ اور بولتا ہوا تعلق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر ایسا عمل درکار ہے۔ جو مٹی کو سونا بنا دیتا ہے۔ نمازوں میں پابندی ہو۔ دعاؤں میں تشغف ہو۔ لین دین میں صفائی ہو۔ تجارت میں دیانت ہو۔ آپس میں محبت اور اتحاد ہو۔ مخلوق خدا کے ساتھ شفقت اور ہمدردی ہو۔ خدا کے دین کے لئے مسلسل مالی قربانی کا جذبہ ہو۔ مرکز کے ساتھ پختہ وابستگی۔ اور جماعتی کاموں میں اتنا شغف اور اتنی یک جہتی ہو کہ تم ایک بنیان مرصوص بن جاؤ اور شیطان تمہارے قلعہ پر نقب لگانے سے مایوس ہو جائے۔ سوائے مقامی امیر اور اے ضلع وار امیرو اور صوبائی امیرو اور اے وے تمام لوگو جو کسی نہ کسی رنگ میں جماعت میں اثر و رسوخ رکھتے ہو۔ کیا آپ میری آواز کو سنتے ہیں اور کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ آپ حضرت صاحب کی بیماری کے ایام میں اپنے اس فرض کو زیادہ توجہ اور زیادہ بیدار مغزی اور زیادہ للہیت سے ادا کرینگے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ ہمارے بیرونی مبلغ جو اس وقت خدا کے فضل سے دنیا کے اکثر آزاد ممالک میں اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ وہ اپنی کوششوں کو دو چند بلکہ سہ چند بلکہ چہار چند بلکہ بے شمار چند کر دیں تاکہ بیرونی ممالک میں اسلام کی سربلندی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کا بول بالا ہو اور اس خدمت کی وجہ سے خدائے عرش ہم پر ایسا خوش ہو جائے کہ ہماری بعض کمزوریوں کے باوجود ہمارے لئے اپنی رضا کے راستے کھول دے اور ہمارے لئے اس دائمی وعدہ کا دن قریب تر لے آئے۔ جس کی اس نے اپنے مسیحؑ کے ذریعہ ہمیں بشارت دی ہے۔ پس اے یورپ اور امریکہ اور ایشیا اور افریقہ میں کام کرنے والے مبلغو! میری اس آواز کو سنو اور اپنی مشتاقانہ اور والہانہ تبلیغ کے ذریعہ اپنے خدا کو خوش اور ہمارے دلوں کو ٹھنڈا اور اپنی عاقبت کو محمود بنانے کی کوشش کرو بلکہ افریقہ کے پسماندہ ممالک تمہاری

قافلہ قادیان کے لئے حکومت کو درخواست بھجوا دی گئی ہے

دوست اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ کے حصول کی کوشش فرمائیں

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ ——

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸؍دسمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخوں میں ہوگا۔ اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاء اللہ ۱۵؍دسمبر کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور ۲۰؍دسمبر کو واپس آئے گا۔ اس دفعہ دوستوں کی بڑھتی ہوئی روحانی خواہش کے پیش نظر پانچ سو افراد کے لئے درخواست دی گئی ہے احباب کرام ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کرانے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ جن جن دوستوں کا پاسپورٹ تیار ہوتا جائے (یہ پاسپورٹ کم از کم ۲۱؍دسمبر ۱۹۶۰ء تک کا ہونا چاہیئے) وہ اپنے اپنے امیر مقامی کے ذریعہ میرے دفتر میں بھی اپنے پاسپورٹ کے نمبر وغیرہ سے اطلاع دیتے جائیں تاکہ انہیں مناسب انتخاب کے بعد قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ اس کے بعد دیگر ضروری کارروائی کی جائے گی۔ قافلہ کی درخواست [illegible] حکومت کی خدمت میں روانہ کر دی گئی ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

خاکسار، مرزا بشیر احمد

ناظر خدمت درویشان ربوہ ۵؍۶؍۶۰

توجہ کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اس ذریعہ سے تم اپنے رسول (فداہ نفسی) کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے بنوگے جس میں کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں **تحوت** یعنی پستی میں پڑی ہوئی اقوام بیدار ہوکر اٹھیں گی اور ان کی ترقی کا دور آئے گا اور اس ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوگی کہ ایک بحر ذخار جو سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا مغرب سے مشرق کی طرف بہہ رہا ہے وہ حضور کے دیکھتے دیکھتے پلٹا کھا کر مشرق سے مغرب کی طرف بہنے لگ گیا ہے۔

(۴) پھر میں اس موقعہ پر اپنے ان بزرگوں اور بھائیوں اور عزیزوں سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جو اس جماعت کے **مرکزی نظام** میں ناظروں یا وکیلوں کے عہدوں پر فائز ہیں کہ حضرت صاحب سے اُتر کر ان کا کام انتہائی ذمہ داری کا کام ہے اور گویا وہ جماعت کے **نائب گڈریے** ہیں انہیں چاہیئے کہ اس وقت بہترین گڈریے ثابت ہوں کیونکہ وہ **خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے جانشین** ہیں (یہ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ ہیں) ان کے سب کام انتہائی بیدار مغزی اور تقویٰ اور محنت اور جانفشانی اور انصاف اور للّٰہیت پر مبنی ہونے چاہئیں اور انہیں دوسروں کے لئے بہترین نمونہ بننا چاہیئے۔ ان میں ایک طرف محبت اور شفقت اور اخوت کا زبردست جذبہ موجزن ہو اور دوسری طرف چوکسی نگرانی اور حسب موقعہ **اصلاحی قدم** اٹھانے میں بھی غفلت نہ برتی جائے۔ کیونکہ اچھا انتظام انہی دو انتہاؤں کے درمیان پروان چڑھا کرتا ہے۔

پس اب جب کہ ہمارا امام بیمار ہے اور ہم ایک عرصہ سے اس کے **خطبات اور کلمات اور تحریکات** اور تفصیلی نگرانی سے عملاً محروم ہیں ہمارے لئے دلسوز دعاؤں کے علاوہ اس کمی کو پورا کرنے کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ ہم اوپر کے بیان شدہ چار طریقوں کو اختیار کر کے **خدائی نصرت** کے طالب ہوں اور اپنے عمل سے ثابت کردیں کہ خلیفۂ وقت کی بیماری نے ہمارے دلوں میں ذمہ داری کا احساس کم نہیں کیا بلکہ بڑھا دیا ہے اور ہم نے اس وجہ سے اپنی کوششوں میں سستی نہیں پیدا ہونے دی بلکہ اپنے قدم کو تیز سے تیز تر کر کے اس فرض کو پورا کیا ہے جو خدائے عرش نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ دیکھو **اس وقت امام بیمار ہے** اور گو اس کی دعا اور اس کی روحانی توجہ ہمارے ساتھ ہے مگر پھر بھی ہم ظاہری صورت میں اس کی نگرانی اور اس کی روزمرہ کی ہدایات سے بڑی حد تک محروم ہیں۔ پس نیک اور سعید الفطرت بچوں کی طرح **جو باپ کی بیماری** میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو جایا کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو زیادہ فرض شناسی سے ادا کرتے ہیں تم بھی اپنے کندھوں کو باہم پیوست کرلو اور اپنی کمروں کو کس لو اور اپنے قدموں کو تیز کردو۔ تم حضرت خاتم النبیین افضل الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اور حضرت مسیح محمدی کی جماعت ہو جن کے متعلق خدا نے قرآن میں **آخرین منھم** کے الفاظ فرمائے ہیں۔ پس ایسا عمل دکھاؤ اور دین کے رستے میں ایسی خدمت اور ایسی قربانی اور ایسی فدائیت کا نمونہ پیش کرو کہ دنیا کے **اسود و احمر** تمہاری طرف بے اختیار کھچے آئیں اور آسمان کے فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں اور **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک روحیں تم پر خوش ہوں اور خدائے ذوالمجد والعلیٰ تمہیں اپنے انوار اور برکات سے ڈھانک لے۔ آمین یا ارحم الراحمین واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

خاکسار راقم آثم اور دوستوں کی دعا کا طالب

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ۔

۳۱ مئی ۱۹۶۰ء

احباب توجہ فرمائیں

وقف جدید کا تیسرا سال شروع ہوئے پانچ ماہ گذر چکے ہیں اور اکثر احباب اور جماعتوں نے اپنے وعدوں کو بروقت ادا فرما کر اخلاص و قربانی کا ثبوت دیا ہے تاہم بعض جماعتیں اور احباب ابھی ایسے ہیں جن کی طرف سے ہنوز وعدے بھی موصول نہیں ہوئے لہذا گذارش ہے کہ ایسے احباب اور جماعتیں فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں اور اولین فرصت میں اپنے وعدوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں نیز جلد ہی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید)

کوئٹہ اور سندھ کے احباب کا

قابلِ تقلید نمونہ

از مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی مستقل پختہ عمارت بحمد اللہ اب زیر تعمیر ہے۔ عمارت کا کام تیزی سے جاری ہے۔ جامعہ احمدیہ کی طرف سے ہوسٹل کی عمارت کے لئے عطیہ جات کی فراہمی کے لئے جامعہ کا جو وفد بھجوایا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ نے وفد سے نہایت عمدہ تعاون فرمایا اور قریباً ایک کمرہ کا خرچ اپنی جماعت کی طرف سے پیش کیا بالخصوص مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب اور مکرم کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ نے اس کارخیر میں تعاون کی ایک اچھی مثال قائم کی ہے میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان مخلصین کے لئے دعا کریں جنہوں نے سلسلہ کی اس ضرورت کو پورا کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے۔ ذیل میں ان احباب کی فہرست دی جاتی ہے جنہوں نے سو یا سو سے زائد روپیہ اس مد میں عطا فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نمبر	نام	رقم
۱	مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ	۱۰۰/-
۲	منجانب مکرم و محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم کوئٹہ	۱۰۰/-
۳	〃 اہلیہ محترمہ شیخ کریم بخش صاحب 〃	۱۰۰/-
۴	〃 مکرم شیخ محمد اقبال صاحب 〃	۱۰۰/-
۵	〃 مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ 〃	۱۰۰/-
۶	〃 مکرم شیخ محمد لطیف صاحب 〃	۱۰۰/-
۷	〃 مکرم مرزا منور بیگ صاحب ابن مکرم مرزا معظم بیگ صاحب افسر لنگر خانہ	۱۰۰/-
۸	〃 مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب کوئٹہ	۱۰۰/-
۹	〃 مکرم محمود احمد صاحب سنوری 〃	۱۰۰/-
۱۰	〃 مکرم کیپٹن بشارت احمد صاحب 〃	۱۰۰/-
۱۱	〃 مکرم میجر ڈاکٹر سراج الحق صاحب 〃	۱۰۰/-
۱۲	〃 مکرم خلیفہ عبدالرحمان صاحب 〃	۱۰۰/-
۱۳	〃 مکرم میجر مبارک احمد صاحب 〃	۱۰۰/-
۱۴	مکرم شیخ عبدالاحد صاحب کوئٹہ	۱۰۰/-
۱۵	مکرم بیگم صاحبہ چوہدری آفتاب احمد صاحب حیدر آباد	۱۰۰/-
۱۶	مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی میرپور خاص	۱۰۰/-
۱۷	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۳۰/ ۴-R	۱۰۰/-

دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام ایک دن غالب آکر رہیگا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ایسے وقت میں جب کہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخرکار اسلام کو غلبہ ہوگا۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا، کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور پذیر نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پاوے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔"

اس وقت تحریک جدید حقیقی اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے کے سعی بلیغ کر رہی ہے۔ پس مبارک ہیں وہ دوست جو اپنے وعدے فوری طور پر کردیں تاکہ ثواب میں شامل ہوسکیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ــــ اور ــــ عبادات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط ۵)

تنقیح طلب امر دوم

تنقیح امر دوم یعنی انسان کے طبعی تقاضوں اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے تمام وہ طریقہائے عبادت انسان کے لئے وضع کئے گئے تھے جن کی پابندی اختیار کر کے وہ خدا کا مظہر بن جائے۔ اس تنقیح کے سلسلہ میں سب سے اول یہ امر قابل غور ہے کہ کیا خدا تعالےٰ نے انسان کو پیدا کر کے چھوڑ دیا ہے۔ کہ وہ اپنی راہیں خود تلاش کرے اور اس کا کوئی تعلق پیدائش کے بعد انسان سے نہیں رہتا۔

ہندو دھرم نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ اس دنیا میں آکر انسان اپنے اعمال کے چکر میں پھنس جاتا ہے۔ اور خدا کا کام صرف اسے مختلف جونوں میں ڈال کر اسے سزا دینا یا وقت آنے پر اسے مکتی دے دینا ہے۔ زندگی میں وہ اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ دیگر مذاہب بھی قریباً قریباً یہی سمجھتے ہیں۔ کہ انسان کو نیچر کے قوانین کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور خدا کسی مرحلے پر بھی کسی قسم کا کوئی دخل نہیں دیتا۔ لہٰذا ان میں یہ تصور کہ انسان خدا کا مقرب ہو کر اس کا مظہر بن سکتا ہے۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لیکن اسلام اس مسلک سے بالکل ایک جدا مسلک نسلِ انسانی کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا اس کا کامل رب ہے اور وہ اس کو اس کی ادنیٰ سے ادنیٰ حالت سے اٹھا کر ترقی کے بلند ترین امکانی مقام تک خود اپنے فضل اور رحم سے پہنچاتا ہے اور اس کے لئے اس نے انسانی قلب میں ایک طلب اور جستجو اور محبت کی ایک بے پایاں آتش بھڑکا دی ہوئی ہے۔

محبت کا جذبہ انسان کی فطرت میں ہے

احباب اس بات کو محسوس کریں گے کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی قلب میں ایک محبوب کی بے اختیار تڑپ رکھ دی ہے لوگ بے راہ رو ہو کر کبھی مجازی حسن کو اپنا محبوب بناتے ہیں کبھی اولاد کو کبھی مال و زر کو اور کبھی جاہ وحشمت و سلطنت کو۔ لیکن آخر ان میں سے کسی کے ملنے سے بچی اور دائمی خوشی نہ پاکر پھر تڑپنے لگ جاتے ہیں۔ اور بالکل زلیخا کی طرح جس نے خواب میں یوسف کو دیکھا ہوا تھا۔ اور اسے جب عزیز مصر کی طرف سے پیغام آیا تو بے قراری سے اس کے استقبال کے لئے خیمے لگوا دیئے اور جب ایک سوراخ سے عزیز کا چہرہ دیکھا۔ اور اسے اپنا یوسف نہ پایا تو بے قرار ہو کر بولی کہ ؏

نہ آنست ایں کہ من درخواست دیدم

اسی طرح تمام معبودان باطلہ کو اچھی طرح دیکھ کر جب اس کو ڈھونڈنے والے مایوس ہوتے ہیں اور انکی بیقراری اس حد کو پہنچتی ہے کہ وہ نعرہ

اِنِّي لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ

لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ تو انجام کار وہ کبھی غروب اور جدا نہ ہونے والے حقیقی خالق و مالک اور بے حد پیار کرنے والے خدا کے لئے اس آگ کو جو دلوں میں دبی ہوئی ہوتی ہے روشن کر لیتے ہیں۔ تاکہ خدا کی محبت کا شعلہ اس آتشِ افروختہ پر گرے اس راہ کے سالک حسب استعداد مختلف مدارج قرب حاصل کرتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب توضیح مرام صفحہ ۲۴ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

> "مراتب قرب و محبت باعتبار اپنے روحانی درجات کے تین قسم پر منقسم ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ آتشِ محبت الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو گرم تو کرے اور ممکن ہے کہ ایسا گرم کرے کہ بعض آگ کے کام اس محرور سے ہو سکیں لیکن یہ کسر باقی رہ جائے کہ اس متأثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو اس درجہ کی محبت پر جب خدا تعالےٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہو تو اس شعلہ سے جس قدر روح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سکینت و اطمینان اور کبھی فرشتہ و ملک کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔
>
> دوسرا درجہ محبت وہ ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ جس میں دونوں محبتوں کے ملنے سے آتشِ محبت الٰہی، لوحِ قلبِ انسان کو اس قدر گرم کرتی ہے کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس چمک میں اشتعال یا بھڑک نہیں ہوتی فقط ایک چمک ہوتی ہے جس کو روح القدس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
>
> تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلے پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے اور اسکے تمام اجزاء اور تمام رگ و ریشہ پر استیلاء پکڑ کر اپنے وجود کا اتم اور اکمل مظہر اسکو بنا دیتا ہے۔ اور اس حالت میں آتشِ محبت الٰہی لوحِ قلب انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے اور اس کی لَوئیں اور شعلے اِرد گرد کو روز روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی اور پورے طور پر اور تمام صفات کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ بن جاتا ہے۔ اور یہ کیفیت جو ایک آتشِ افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہر ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے۔ اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے۔ اور اس کو رَأیٰ مَا رَأیٰ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان اور وہم سے باہر ہے اور یہ کیفیت دنیا میں صرف ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسانِ کامل ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا ہے۔ اور دائرہ استعداد بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے اور وہ درحقیقت پیدائش الٰہی کے خط ممتد کی طرف کا آخری نقطہ ہے جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

محبت الٰہی کی آگ گناہوں کے خس و خاشاک کو جلاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ تلاش و جستجو و آرزو کی آگ ہی وہ آگ ہے جو گناہوں کے خس و خاشاک کو جلا کر راکھ کر سکتی ہے یہ محبت کی آگ وہ پرواز کرنیوالے پر ہیں جو آسمانوں پر لے اڑتے ہیں اور خدا کے قریب کر دیتے ہیں۔ یہی آگ تنہائیوں میں آنسو رلاتی ہے۔ یہی آگ جنگلوں میں بے اختیار نعرے لگواتی ہے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

نعرہائے کلبۂ احزان تسلی بخش نیست
در بیاباں می تواں فریاد خاطر خواہ کرد

یہی دنیا کی ہر راحت، بیوی بچوں کی محبت اور جاہ و مال اور عزت و ننگ و ناموس سے بے نیاز کر دیتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

ننگ و نام و عزتِ دنیا زِ داماں ریختیم
یار آمیزد مگر با ما نجاک آمیختیم

پس عبادت کی منازل میں سے ایک بہت بڑی منزل محبت اور جدائی کے احساس کی وجہ سے پیدا شدہ آگ کو ایک مستقل راہ پر ڈالنا ہے

- -

- - - اور جب یہ محبت اور احساس جدائی اپنی انتہائی ریوانگی کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو خدا اسے چہرے پر سے تمام نقاب اٹھا جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس راہ میں پانچ بڑے مقامات ہیں۔ پہلا مقام توجہ کا ہے — دوسرا صبر کا۔ تیسرا اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنے کا۔ اور چوتھا دیوانہ ہو کر سب چیزیں چھوڑ چھاڑ کر اس چہرے کو دیکھنے کا شوق بے پایاں ہے۔ اور پانچواں حصول مقصد کے لئے جان فدا کرنے کا ہے۔ دین تو دین ہے دنیوی مقاصد کے حصول کے لئے بھی یہی پانچ مراتب یعنی توجہ[۱]۔ صبر[۲]۔ انفاق[۳]۔ عشق[۴] و جاں سپاری[۵] پیش آتے ہیں۔ اسلام نے ان ہر پانچ مقامات کے لئے پانچ پانچ عبادات مقرر فرمائی ہیں پہلی نماز ہے جس میں خدا کی حسین صفات کے آئینہ میں خدا کا حسین چہرہ نظر آتا ہے۔ دوسری عبادت چہرہ دیکھ کر ہر دیگر راحت سے بے تعلقی اور بے نیازی یعنی روزہ ہے۔ جس میں انسان کھانا پینا چھوڑ دیتا۔ بقائے نسل کے شوق سے بے نیاز ہوتا اور اسی کی یاد کے لئے گھر بار چھوڑ کر اللہ کے گھر میں اعتکاف کے لئے جا بیٹھتا ہے۔ تیسری منزل میں زکوٰۃ اور مما رزقناھم ینفقون کی عبادت رکھی ہے۔ عشق کا آخری مقام حج اور فدائیت کی آخری صورت جہاد ہے۔ ان ہر پنج ذرائع حصول محبوب کی تفصیل آگے چل کر بیان کی جائے گی

اس مرحلے پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ انسان کے قلب کی حرارت کو تو سب مذاہب تسلیم کرتے ہیں اور یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ ہم کسی بڑے حسن سے جدا ہیں جس کی طرف بے اختیار کشش قلب میں موجود ہے۔ لیکن کیا کسی غیر مجسم وجود سے محبت ہو سکتی ہے۔ کیا یہ محبت صرف جسم ہی کا ایک تقاضا نہیں ہے۔ انسانی وجود پیکر محسوس کے ساتھ ہی محبت کرنے کا خوگر ہے۔ اس لئے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک صفاتی غیر محسوس وجود کے ساتھ محبت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ سے محبت کے خیال کو ایک باطل خیال سمجھتے ہیں اور اس پر (Don Quixote) ڈان کیہوٹی کی پھبتی کستے رہتے ہیں۔ یہ سوال موجودہ مضمون میں اس لحاظ سے متعلق ہے کہ اگر انسان ایک غیر مرئی وجود سے محبت کر ہی نہیں سکتا تو نتیجے کا یہ تجویز کی نا کہ خدا سے محبت ہو ایک باطل خیال ہے۔ نیز اس سوال کا حل اس لحاظ سے بھی درخور توجہ ہے کہ کسی چیز کی طرف پہنچنے کے لئے جس درجہ قلب میں گرمی موجود ہو اسی نسبت سے اس کا حصول آسان ہوتا ہے۔

خدا کی عبادت اور اس سے محبت کے محرکات

خدا کی عبادت اور اس سے محبت کے محرکات میں سے ایک محرک عقل ہے جو یہ تجویز کرتی ہے کہ کارخانہ عالم کسی صانع کے بغیر وجود میں نہیں آیا اس لئے اس کا اور خود ہمارا ضرور کوئی خالق و مالک ہونا چاہیئے اور پھر عقل یہ سوال بھی سامنے لا کھڑا کرتی ہے کہ کیا پیدا کر کے اس نے ہمیں چھوڑ دیا ہے یا وہ ہم سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ہم پر لازم ہے کہ اسے ڈھونڈیں اور اس کی رضا کی راہیں تلاش کریں۔ عقل ان جملہ سوالات کا جواب مختلف لوگوں کو مختلف رنگ میں دیتی رہتی ہے۔ بعضوں کی فکر اس نتیجہ پر پہنچی کہ اس کارخانہ عالم کا کوئی صانع نہیں ہے۔ اس لئے عبادت کا خیال ہی سراپا باطل خیال ہے۔ اور بعض اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کارخانہ عالم کا ایک صانع ضرور ہے۔ چنانچہ پرنسٹن یونیورسٹی کے بیالوجی کے مشہور پروفیسر Edwin Conclin نے اس مضحکہ خیز خیال کہ زندگی از خود عالم وجود میں آگئی ہے کا جواب ایک نہایت خوبصورت مثال دے کر یوں دیا ہے کہ دنیا کا از خود عالم وجود میں آنے کا تصور ایسا ہی ہے جیسا یہ قیاس کیا جائے کہ کسی پرنٹنگ پریس پر ایک بم گرا اور اس کے پھٹنے کی وجہ سے پریس میں سے از خود کسی زبان کی ایک کامل ڈکشنری بن کر باہر آگئی۔ اس طرح کے دلائل نے اس گروہ خیال کے لوگوں کو اس بات پر تو قائم کر دیا کہ اس عالم کا کوئی صانع ہے۔ لیکن اس سے ان لوگوں کے نزدیک یہ لازم نہیں آتا کہ اس خالق کا خلق کے بعد بھی مخلوق کے ساتھ کوئی رشتہ قائم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نے مخلوق کو قوانین نیچر کے سپرد کر دیا ہے۔ اور وہ قانون نیچر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا۔ اس لحاظ سے اس گروہ خیال کے لوگوں کے نزدیک عبادت کا تصور کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس زندگی کو درست طور پر گزارنے کے لئے قانون نیچر کو سمجھنا اور اس سے مستفید ہونا ہی عبادت ہے

ایک اور گروہ منکرین ضرورت عبادت کو محسوس کرتا ہے کیونکہ فطرت میں خدا کی جستجو اور تلاش کا جذبہ صرف اتنی بات سے سیری حاصل نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا تھا اور اس نے قانون نیچر کے سپرد کر دیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ عقل یقین پیدا نہیں کرتی۔ زیادہ سے زیادہ طبیعت کو خدا کے وجود کو ماننے کے لئے مائل کرتی ہے اور اس کو ملنے کے لئے قلب میں وہ تڑپ پیدا نہیں کر سکتی جو کسی کو اس کی طرف لے اڑے۔

عبادت کا دوسرا محرک

عبادت کا دوسرا محرک لذات دنیا سے سیری یا ناکامی اور دنیا میں عام دکھ کی موجودگی ہے۔ دکھ دل میں کسی حد تک ایک درد پیدا کرتا ہے کہ آخر ہم دکھوں میں کیوں مبتلا کئے جاتے ہیں اور زندگی کا مقصد آخر کیا ہے۔ یہ درد اپنے پیدا کرنے والے کو پکارنے پر بھی مجبور کر دیتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس میں بھی وہ شدت نہیں ہو سکتی جو کسی محبت کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہے۔

عبادت کا تیسرا محرک

عبادت کا تیسرا اور سب سے بڑا محرک محبت یا عشق ہے۔ محبت شکوک و شبہات سے پاک کرتی ہے اور دل کو نور الیقین سے بھر دیتی ہے۔ عقل زیادہ سے زیادہ اس مقام تک پہنچاتی ہے کہ کارخانۂ عالم کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ لیکن محبت اس خالق و مالک کے رو در رو کھڑا کر دیتی اور ہاتھ میں ہاتھ پکڑا دیتی ہے۔ اور جس نسبت سے یہ شعلہ ایک تپش و نور اپنے اندر رکھے گا اسی نسبت سے گناہ و خطا کے خس و خاشاک کو جلا ڈالیگا اور اپنے مالک کی طرف لے اڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

کوئی راہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں

دنیا حسن و احسان کے مظاہرات سے بھرپور ہے

محبت کی محرک دو ہی چیزیں ہیں حسن و یا احسان۔ دوست اور دشمن ہر ایک کو یہ امر تسلیم ہے ..... کہ دنیا میں حسن موجود ہے۔ اور انسان کی فطرت میں حسن کی طرف بے اختیار کشش موجود ہے۔ سارا عالم کبیر حسن اور احسان کے مظاہرات اور ان کی تاثیرات سے بھرا پڑا ہے غیر جاندار نیچر بھی اپنے حسن کے ساتھ اپنے احسان کے ساتھ اپنی طرف کھینچتا ہے۔ گرمیوں میں نسیم صبح کا ہی بے اختیار آرام ہی نہیں پہنچاتی۔ پیاری بھی لگتی ہے۔ پھول خوشبو ہی نہیں دیتے بے حد حسین بھی ہیں اور اپنی طرف کھینچے لئے جاتے ہیں اور نسل انسانی کے اپنے جسم میں بے پایاں حسن موجود ہے اور ہر قلب میں اس حسن کی طرف کشش موجود ہے۔ کیا یہ سارا حسن اور یہ احسان کا سلسلہ بے حکمت ہو سکتا ہے؟ دنیا میں بے شک لوگ جھوٹ بھی بولتے ہیں۔ لیکن دہریہ بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مذہب کے بڑے بڑے نام لیوا جنہوں نے اپنی ذات کے لئے دنیا سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ ان کی گواہی جھوٹی نہیں ہو سکتی اور وہ سب کہتے ہیں کہ خدا خالق ہی نہیں جمیل بھی ہے۔ اس کے حسن و جمال بے پایاں اور بے انتہا احسانوں کا اندازہ کرنا محال ہے۔ (باقی)

مغربی افریقہ میں اساتذہ کی فوری ضرورت

مغربی افریقہ میں مندرجہ ذیل اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدواران اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ وکالت تبشیر کے نام بھجوائیں۔

(۱) ایم۔ اے اساتذہ۔ تجربہ کار اور بی ٹی احباب کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) ملازمت Contract Basis پر ہوگی۔

(۳) تعلیمی تجربہ رکھنے والے احباب کی تنخواہ کا سکیل ۱۵۸۴ — ۴۲ × ۷۶۲ ₤ اور غیر تجربہ کار احباب کی تنخواہ کا سکیل ۱۵۸۴ — ۳۶ × ۶۹۰ ₤ سالانہ ہوگا۔

(۴) شادی شدہ احباب کو -/۲۵۰ ₤ اور غیر شادی شدہ کو -/۱۵۰ ₤ سالانہ زائد الاؤنس ملے گا۔

(۵) آمد و رفت کا کرایہ بذمہ محکمہ تعلیم ہوگا۔

(۶) رہائش کے لئے مناسب جگہ کا انتظام بھی ہوگا۔

(۷) Contract کم از کم دو تین دوروں پر مشتمل ہوگا۔ ہر دورہ دو سال کا ہوگا

(۸) درخواست کے ہمراہ سندات کی فوٹوسٹیٹ یا مصدقہ نقول بھجوائیں۔

(۹) خواتین بھی درخواستیں دے سکتی ہیں۔

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ نیز میں خود بھی ان دنوں بیمار رہتا ہوں۔ احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے

ملک منور احمد جاوید۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۵۷۰۹:۔ میں فاطمہ بیگم بیوہ چوہدری باغ دین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۰ء ساکن چک $\frac{30}{11-L}$ ڈاکخانہ چک $\frac{30}{11-L}$ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{20}$ ۔۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر جو اپنے خاوند مرحوم سے وصول کر چکی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت نقد ۲۵۳۲/- روپے ہے۔ جس میں حق مہر کی رقم شامل ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بطور وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف ناصر احمد ولد چوہدری باغ دین صاحب مرحوم فرزند حقیقی موصیہ مذکور کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔

الامتہ۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بیگم

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت

گواہ شد۔ ناصر احمد ولد چوہدری باغ دین مرحوم کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔

نمبر ۱۵۷۰۸:۔ میں ریشم بی بی زوجہ چوہدری برکت علی قوم ارائیں پیشہ خانہ نشینی عمر تقریباً $\frac{30}{35}$ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن حال ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد غیر منقولہ و منقولہ ہے (۱) اراضی تعدادی ۱۲ کلہ در تھر کوٹ سردار محمد ضلع نوابشاہ سندھ تحصیل ہوویہ در اراضی آباد ہوری ہے اور چار کلہ آباد ہوئے ہیں۔ قیمت بذریعہ اقساط ادی جاری ہے (۲) زیورات ساڑھے پانچ تولہ مونا (ہار $\frac{1}{2}$ ۴ تولہ کانٹے ایک تولہ)

(۳) ایک بھینس قیمتی تقریباً ۴۰۰/- روپے ہے

کل جائیداد کی قیمت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) اراضی ۱۰۰۰/- روپے (۲) زیورات ۶۷۵/- (۳) مویشی ۸۰۰/- روپے۔ کل قیمت جائیداد ۲۴۰۰/- روپے اس کے دسواں حصہ $\frac{1}{10}$ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جو میں نے اپنے خاوند کو بخش دیا ہوا ہے۔ مگر میں اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی اس کے علاوہ میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے جو میں نے اپنے خاوند کو بخش دیا ہوا ہے۔ مگر میں اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ مبلغ ۵۰/- روپے بھی ادا کروں گی۔ گویا کل رقم مبلغ ۳۰۰/- روپے ادا کرنے کی ذمہ دار ہوں گی۔ اور کل رقم اپنی زندگی میں ادا کروں گی۔

الامتہ نشان انگوٹھا مسماۃ ریشم بی بی موصیہ

گواہ شد فضل عمر ولد ملک محمد شفیع صاحب صیغہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد۔ محمد یوسف مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۵۷۱۰:۔ میں صادقہ فرحت زوجہ عبدالمالک خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{20}$ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ بصورت زیور کانٹے طلائی $1\frac{1}{4}$ تولے۔ قیمت ۱۷۵/- روپے۔ بالیاں طلائی ۸ ماشے قیمتی ۱۰۰/- روپے ہار طلائی وزنی دو تولے ۴ ماشے قیمتی ۳۵۰/- روپے۔ اور میرا حق مہر ۲۵۰۰/- روپے ہے جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اپنی کل جائیداد یعنی ۳۱۲۵/- روپے کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ مجھے میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد حاصل ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ صادقہ فرحت بقلم خود ساکن ریحان منزل محلہ دارالرحمت وسطی بر مکان حافظ قدرت اللہ مبلغ ہالینڈ

گواہ شد قاضی محمد رشید موصی ۱۵۳۵ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد عبدالمالک اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر خاوند موصیہ

نمبر ۱۵۷۱۱:۔ میں سلیمہ مبین بنت مرزا معظم بیگ قوم مغل برلاس پیشہ تعلیم عمر اکیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کرئہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ مجھے میرے ذاتی اخراجات کے لئے اپنے ایک بھائی صاحب سے مبلغ دس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس وقت اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ جس وقت میری جائیداد میں کوئی ایزادی ہوئی تو میں اس کی اطلاع باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو کر دونگی۔ اور میرے مرنے پر بھی جس قدر ذاتی جائیداد ہوگی اس پر بھی یہ وصیت ہر طرح حاوی ہوگی۔

خاکسارہ سلیمہ مبین ۱۷ فروری ۱۹۶۰ء

گواہ شد مرزا معظم بیگ والد موصیہ حال افسر لنگر خانہ ربوہ

گواہ شد سید عبدالرزاق شاہ ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۵۷۱۲:۔ میں نور بیگم بیوہ محمد رمضان قوم چوہان راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ دارالنصر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{60}$ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میرا حق مہر مبلغ بتیس ۳۲/- روپے تھا جو کہ میں نے خاوند مرحوم کو معاف کر دیا تھا میں اس وقت بذریعہ مزدوری دس ۱۰/- روپے ماہوار کر لیتی ہوں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی اس کے بعد کوئی اور جائیداد و آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الراقم الحروف غلام محمد ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اور سیر محلہ دارالنصر ربوہ $\frac{5}{60}$ ۱

الامتہ نشان انگوٹھا نور بیگم بیوہ محمد رمضان محلہ دارالنصر ربوہ $\frac{5}{60}$ ۱

گواہ شد غلام محمد ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اوورسیر ولد بڈھے خان محلہ دارالنصر ربوہ $\frac{5}{60}$ ۱

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۵۷۱۳:۔ میں ملک اکرام اللہ خان ولد ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب قوم افغان ککے زئی پیشہ طالب علمی ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{60}$ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میں مسمی ملک اکرام اللہ خان تعلیم الاسلام کالج میں سیکنڈ ائیر میں زیر تعلیم ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کتب ذاتی ۱۰۰/- روپے کیمرہ بمعہ کور ۵۰/- رسٹ واچ ۵۰/- روپے کل ۲۰۰/- روپے میں مذکورہ بالا جائیداد منقولہ کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ جو بھی جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائیداد ثابت ہوگی یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

خاکسار ملک اکرام اللہ۔

دستخط گواہ نمبر ۱ محمد ابراہیم ناصر۔ پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ $\frac{4}{60}$ ۲۴

دستخط گواہ نمبر ۲ محمد شفیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ $\frac{4}{60}$ ۲۴

"صحیح اعداد و شمار کے بغیر ٹھوس منصوبہ بندی ممکن نہیں"

زرعی گنتی کے پروگرام کو کامیاب بنائیں (صدر ایوب)

لاہور ۳ جون۔ کل ملک امیر محمد خاں گورنر مغربی پاکستان نے لاہور سے دس میل دور موضع جانپور میں زرعی گنتی کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے زرعی گنتی کے کمشنر کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ صحیح اعداد و شمار حاصل کئے بغیر ٹھوس منصوبہ بندی نہیں ہو سکتی اور بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اعداد و شمار کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں۔

آپ نے سرکاری افسروں اور ذمہ دار شہریوں بالخصوص بنیادی جمہوریتوں سے اپیل کی کہ انہیں زرعی گنتی کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت سے پوری طرح تعاون کرنا چاہیئے۔ صدر نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ زرعی اعداد و شمار کی وجہ سے خامیاں دور ہو جائیں گی اور زراعت کی ترقی کے سلسلہ میں مؤثر منصوبہ بندی کی جا سکے گی۔ کیونکہ زراعت ہی ملک کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ صدر نے زرعی اعداد و شمار کے منصوبے کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

اب حاکم اور رعایا کے تصور کی کوئی گنجائش نہیں

اپنے فرائض دیانتداری سے انجام دیں۔ سرکاری افسروں کو گورنر کی تلقین

لاہور ۳ جون۔ ملک امیر محمد خاں گورنر مغربی پاکستان نے سرکاری افسروں کو تلقین کی ہے کہ وہ عوام کی بہبودی اور ترقی کے لئے کوشاں رہنے کا عہد کریں۔ کیونکہ عوام ہی کو ملک میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس زمانے میں کوئی طبقہ بھی باقی قوم سے الگ تھلگ رہ کر برقرار نہیں رہ سکتا۔ اور سرکاری ملازموں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو عوام ہی کا ایک حصہ تصور کریں۔

ملک امیر محمد خاں کل صبح سول سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں سینئر فوجی افسروں۔ صوبائی سیکرٹریوں اور محکموں کے سربراہوں سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے سرکاری ملازموں کو مشورہ دیا کہ وہ دولت زمین اور جائیداد کے لالچ میں نہ آئیں بلکہ ہوشمندی۔ خلوص اور تدبر سے عوام کی خدمت کریں۔ آپ نے کہا سرکاری افسروں کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں ذاتی اغراض سے ملوث نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس قسم کے رجحانات نے ملک و قوم کے مفاد کو بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ آپ نے کہا آئندہ ایسی کارروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ جس میں ذاتی اغراض کو مد نظر رکھا گیا ہو۔ تبدیل شدہ ماحول میں آقا و غلام نیز حاکم و رعایا کے تصور کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اس لئے سرکاری ملازموں کو چاہیئے کہ عوام کے جذبات کا خیال رکھیں اور ان سے ہر سطح پر ملنے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کی سعی کریں۔ عدل و انصاف کا دامن نہ چھوڑیں۔ نہ ہی انصاف کرنے میں تاخیر کریں۔ کیونکہ انصاف میں تاخیر ظلم کے مترادف ہے

سرکاری ملازمین کے اختیارات کا تذکرہ کرتے ہوئے گورنر نے کہا۔ انقلاب کے بعد سرکاری ملازموں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات سونپ دئیے گئے تاکہ صوبائی نظم و نسق بہتر بنایا جا سکے۔ بعض قواعد و ضوابط کی وجہ سے جو رکاوٹیں درپیش تھیں انہیں بہت حد تک دور کر دیا گیا ہے۔ سرکاری ملازموں کو ان کی توقع کے مطابق تمام سہولتیں میسر ہیں اور ان کی مدد سے وہ اپنے محکموں کو بہتر انتظامی حیثیت دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں مارشل لاء حکام نے بھی قابل قدر سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔

تخفیف اسلحہ کے متعلق روس کی نئی تجاویز

ماسکو ۳ جون کل روس نے تخفیف اسلحہ کے بارے میں اپنی تجاویز دنیا کے سامنے پیش کر دیں یہ وہ تجاویز ہیں جو (حکومت روس کے بیان کے مطابق) سربراہوں کی پیرس کانفرنس میں پیش کی جانے والی تھیں۔ لیکن اس کانفرنس کی ناکامی کی وجہ سے انہیں پیش نہیں کیا جا سکا تھا۔ مسٹر گرومیکو وزیر خارجہ روس نے کل صبح امریکہ برطانیہ۔ فرانس اور دوسرے ملکوں کے سفیروں کو بلایا اور روس کی تجاویز ان کو پیش کر دیں یہ تجاویز آٹھ صفحات پر مشتمل ہیں۔ ابھی تک یہ تجاویز اخبارات کو نہیں دی گئیں۔ بہرحال باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق ان کا لب لباب یہ ہے کہ ساری دنیا میں مکمل طور پر تخفیف اسلحہ ہونی چاہیئے۔ یاد رہے روس کی طرف سے پہلے بھی جو تجاویز پیش کی گئی تھیں ان میں بھی یہی جذبہ کارفرما تھا۔ البتہ نئی تجاویز میں مغربی طاقتوں کے ان اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے کہ روس دراصل مؤثر تخفیف اسلحہ کا حامی ہی نہیں۔ نئی تجاویز میں تخفیف اسلحہ کی اسی طرح کی نگرانی کا ذکر کیا گیا ہے جو اس سے پہلے روسی تجاویز میں بھی موجود تھی۔ روس کی نئی تجاویز میں فرانس کی اس تجویز کو بھی اپنا لیا گیا ہے کہ ایسے طیاروں اور گاڑیوں کی ممانعت کر دی جائے

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کی تھیں اس لئے آپ کو خلیفہ راشد کہا گیا۔ مگر چونکہ دوسرے کسی بادشاہ نے یہ نمونہ نہ دکھایا اس لئے کسی کو خلیفہ راشد نہ کہا گیا بلکہ دنیوار عنصر نے ان کو خلیفہ بھی تسلیم نہیں کیا بلکہ صرف بادشاہ مانا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ بادشاہ ہی کہلا سکتے تھے۔ مگر انہوں نے بالجبر خلیفہ کا خطاب اختیار کئے رکھا۔ تا آنکہ قدرتی اسباب نے بادشاہوں کو ہمیشہ تک کے لئے اس خطاب کے اختیار کرنے سے روک دیا۔ اب کسی بادشاہ اور حکمران میں یہ جرأت نہیں ہے کہ اس خطاب کو اپنے لئے اختیار کر سکے۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ اور وجوہات جو کچھ بھی ہوں سو ہوں ہماری دانست میں اس کی ایک اہم ترین اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث متذکرہ بالا میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ چونکہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دئیے ہیں کہ اب خلافت کا خطاب کوئی بادشاہ بالجبر اختیار نہیں کر سکتا۔

خلافت راشدہ اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کے فرق کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ حدیث نبوی اور تاریخ کی روشنی میں ہماری اپنی قیاس آرائی ہے جو غلط ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم سلسلہ کے اہل علم حضرات کی توجہ اس مسئلہ کی طرف دلاتے ہیں۔

درخواست دعا

رائے بشیر محمد صاحب بھٹی ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب جماعت ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت طور پر بری فرمائے اور ہر طرح محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

رائے خضر حیات صاحب نے اس سلسلہ میں پانچ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

کرشمہ حکمت

خارش کا شرطیہ علاج۔ علاوہ ازیں دھدر، بالجبر، گنج۔ بوط اور چنبل میں بہت مفید ہے ہماری یہ دوائی ۱۹۴۵ء سے شہرہ آفاق ہو چکی ہے آزمائش شرط ہے۔ قیمت ۴/۱ علاوہ محصولڈاک
مینیجر دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل سابق دواخانہ طب جدید۔ چک جھمرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

ضروری اعلان

بل ماہ مئی ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کر دئیے گئے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ جون تک ضرور ارسال کر دی جائیں۔
بعض ایجنٹ حضرات بلوں اور بقایا کی ادائیگی میں بار بار توجہ دلانے کے باوجود بہت تساہل برت رہے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۱۰ جون تک رقوم وصول نہ ہوئیں تو دفتر ان کے بنڈلوں کی ترسیل روکنے پر مجبور ہو گا۔ (مینیجر الفضل)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴